حصّہ دوم

(Part - 2)

02 - قراءت کے شعبے

02.1 پانچ شعبے: (five topics)

قراءت کے اصول و قواعد پانچ شعبوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔

(1)اِعراب (2)وقوف (3)مخارج (4)ترکیب (5)صفات

جو کوئی ان پانچوں اعتبار سے قرآن صحیح پڑھے، وہ قاری ہے۔ پہلے دو شعبوں یعنی اعرابِ حروف اور وقوفِ کلمات میں ان کے اصول و قواعد کی صرف واقفیت کافی رہتی ہے۔ ان کے لیے باقاعدہ مشق کی اتنی ضرورت نہیں پڑتی۔ البتہ پڑھتے وقت مکمل درستگی برقرار رکھنے کے لیے اس طرف پوری توجہ بہرحال درکار ہے۔ جبکہ آخری تین شعبے ایسے ہیں کہ جن میں نہ صرف ان کے قواعد کا علم ہونا ضروری ہے بلکہ ان اصولوں کی روشنی میں باقاعدہ مشق بھی کرنی پڑتی ہے۔ ان کی جتنی مشق بڑھتی ہے اسی قدر اس کی ادائیگی میں حسن اور نکھار آتا جاتا ہے۔

02.2 اِعراب: (diacritics)

عربی میں کسی اسم کی حالت فاعلی، مفعولی یا اضافی اس اسم کے آخری حرف کی حرکت کو دیکھ کر معلوم کی جاتی ہے جیسے وَلَدٌ، وَلَدًا، وَلَدٍ۔ عربی میں لفظ کے آخری حصے کی اس تبدیلی کو در اصل "اعراب" کہتے ہیں۔ جب کہ پورے لفظ پر لگنے والی علامات (زبر، زیر اور پیش) کے لیے "اشکال" کہا جاتا ہے۔ تاہم اعرابِ حروف کے شعبے میں مندرجہ ذیل تمام ہی تفصیلات شامل کی جاسکتی ہیں۔

1. عربی حروفِ تہجی اور ان کی پہچان۔
2. زبر، زیر، پیش، جَزم، تنوین، کھڑا زبر، کھڑی زیر، اُلٹا پیش، مَدّہ اور تشدید وغیرہ کی مکمل تعلیم۔
3. حروفِ علّت، حروفِ مَدّہ اور حروفِ لینہ وغیرہ کا تعارف۔
4. حروف کی مختلف اشکال کے ساتھ آوازیں، اور ان کی مقدار کی تفصیلات۔
5. حروف سے مل کر الفاظ کا بننا۔
6. عربی رسم الخط کے خصوصی پہلو۔ مثلاً زائد الف، زائد واؤ اور زائد یا (ی) کا استعمال، وغیرہ وغیرہ۔

تجوید کے دیگر شعبوں سے واقفیت سے قبل، سب سے پہلے اوپر بیان کیے گئے اعرابِ حروف کے تمام پہلوؤں کی مکمل تعلیم ضروری ہے۔ اس کے لیے ہر ایک کو ابتدائی عربی قاعدہ سے استفادہ کرنا لازمی ہے۔ یہ عربی قاعدہ عموماً " يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنْ " کے نام سے موسوم ہوتا ہے اور تقریباً ہر کتب فروش کے ہاں مل جاتا ہے۔

02.3 وقوف: (stops & pauses)

دیکھو! جب بھی کوئی بات کی جاتی ہے تو کہتے ہوئے ہم کبھی ٹھہر جاتے ہیں اور کبھی نہیں ٹھہرتے، کہیں کم ٹھہرتے ہیں تو کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے ہی سے سننے والے کو بات درست طور سے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے یہاں پر اردو کے ایک جملے "روکو مت جانے دو" سے ہم مثال دیتے ہیں۔ اگر ہم اس جملہ کو ادا کرتے وقت پہلے "روکو" کے بعد تھوڑا ٹھہریں اور پھر "مت جانے دو" کہیں تو اس کا مطلب ہوگا۔۔۔ انھیں روکو، ان کو جانے نہ دو۔ جب کہ اسی جملے کو ادا کرتے وقت " روکو مت" کے بعد کچھ ٹھہریں اور پھر کہیں" جانے دو" تو اس سے مطلب ہوگا۔۔۔ انھیں مت روکو، بلکہ ان کو جانے دو۔

Siddiqui Publications

چوں کہ قرآن مجید بھی گفتگو کے انداز میں نازل ہوئی ہے لہٰذا اس کے مناسب مقام پر ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے سے ہی بات کا صحیح مفہوم ادا ہوتا ہے۔ چناں چہ اہلِ علم نے اس ٹھہرنے ، یا نہ ٹھہرنے کی جگہوں پر ہمارے لیے قرآن میں علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو "**رَموزِ اوقاف** " کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کا خیال رکھیں۔ ان رموزِ اوقاف کی تشریحات عموماً ہر قرآنِ کریم کے آخری اوراق میں دستیاب ہوتی ہیں۔

☆ تاہم اس کے اہم نکات کا ایک مختصر سا خاکہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

1. قرآنِ کریم کی عبارتوں کے درمیان چھوٹے دائرے سے لگے ہوتے ہیں۔ یہ کسی بھی بات کے مکمل ہو جانے کا اظہار کرتے ہیں۔ اسے آیت کہا جاتا ہے۔

۞ قرآن پڑھتے وقت، یہاں پر ٹھہرنا چاہیے۔

2. کسی آیت پر ، یا آیت کے درمیان جہاں بھی سادہ "م " بہ طور علامت کے آجائے تو اس کا مطلب وقفِ لازم ہے۔

۞ یہاں پر ٹھہرنا لازمی ہے۔ ملا کر پڑھنے سے مفہوم بدل جائے گا۔

3. اسی طرح جہاں پر "قف " کی علامت ہو تو اس کا مطلب بھی رُکنا ہے۔

۞ یہاں بھی ٹھہرنا ضروری ہے۔

4. " لا " کے معنی "نہیں " کے ہیں۔ جب اسے بہ طور علامت، عبارت کے اندر لگایا گیا ہو تو:

۞ اس مقام پر ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے، ورنہ بات کا مطلب بدل جائے گا۔

البتہ جب، آیت کی علامت یعنی چھوٹے دائروں کے اوپر "لا " لکھا ہو تو اس پر اختلاف ہے۔

۞ یہاں ٹھہرا بھی جاسکتا ہے اور نہ ٹھہریں تو بھی مناسب ہے۔

5. علامت "ط" وقفِ مطلق کہلاتی ہے۔

۞ یہاں ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے۔

6. اسی طرح علامت "ج" وقفِ جائز کی ہے۔

۞ یہاں پر بھی ٹھہرنا درست ہے۔

اِن کے علاوہ جتنی بھی دیگر علامات ملتی ہیں، ان میں عموماً کہیں پر وقف کرنا (یعنی ٹھہرنا) مناسب ہوتا ہے تو کہیں وصل کرنا (یعنی ملا کر پڑھنا)۔ لیکن دراصل یہ بہتر کی صورت ہے یعنی preferable ہے، لازمی نہیں ہے۔

☆ ان رَموزِ اوقاف کے علاوہ، وقوف کے کچھ اور بنیادی قاعدے بھی ہیں
جو ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

Siddiqui Publications

1. قراءت کے وقت ایک آیت کی تکمیل پر جب وقف کرنا مقصود ہو تو آخری حرف کو ساکن ادا کرنا چاہیے۔ جیسے آیت، **اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝** پر رُکنے کی صورت میں اِس کا آخری متحرک دال (**دُ**)، ساکن دال (**دْ**) میں بدل جائے گا۔

2. بڑی آیتوں کے پڑھتے ہوئے درمیان میں سانس کے ٹوٹ جانے سے جو وقف پیدا ہوگا، اس کو **"وقفِ اضطراری"** کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں پچھلے ایک دو الفاظ کو دُہرا کر آگے کی عبارت پڑھی جانی چاہیے تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ یہاں مجبوراً ٹھہرنا پڑا تھا۔

علاوہ ازیں، اس وقفِ اضطراری پر اس بات کا بھی خیال کرنا چاہیے کہ سانس، لفظ کی متحرک ادائیگی کرتے ہوئے نہ ٹوٹے، بلکہ اس کے آخری حرف کو ساکن کر لیا جائے۔ البتہ، دوبارہ ملا کر پڑھتے وقت ضرورت کے مطابق اسے متحرک ہی پڑھا جائے گا۔

3. ایسا لفظ جس کے آخری حرف پر تنوین ہو تو یہ دیکھنا نہایت ضروری ہے کہ یہاں دو زبر، دو زیر یا دو پیش میں سے کون سی تنوین ہے۔ اگر وہ آخری حرف، دو زبر والا ہو اور اس پر ٹھہرنا ہو تو رُکتے وقت اسے مَدّہ صغیرہ سے بدل دیں گے۔ جیسے شَيْئً کا وقف شَیْء ◌ٰ (شَیْ آ) کی صورت میں ادا ہو گا۔ لیکن اگر آخری حرف، دو زیر یا دو پیش کے ساتھ ہو تو اُسے ساکن وقف کیا جائے گا۔ چناں چہ شَيْءٍ اور شَيْءٌ کے ہمزہ کو ساکن کر کے پڑھیں گے یعنی شَيْءْ ادا کیا جائے گا۔

4. ایسا لفظ جو بیک وقت متحرک اور مشدّد نون پر ختم ہو (جیسے جَآنٌّ) اور اس پر وقف کرنا ہو تو اس کا نون، ساکن پڑھا جائے گا مگر ساتھ ہی تشدید والا نون ہونے کی وجہ سے، غُنّہ ضرور ادا کیا جائے گا۔ (غُنّہ کی تفصیل سیکشن 03.1.5 میں ملے گی)۔ مثال کے طور پر آیت، لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِه اِ نسٌ وَّلَا جَآنٌّ کے لفظ جَآن پر ٹھہر جانا ہو تو اس وقت اس کا نون، ساکن ہو جائے گا یعنی اسے جَآن پڑھیں گے۔ مگر ساتھ ہی "نّ" کے سبب غُنّہ کی پورے طور سے ادائیگی کی جائے گی۔

02.4 بقیہ اُصول: (remaining items)

اِعراب اور اوقاف کے اس تذکرے کے بعد تجوید کے دیگر اہم اصول، جن میں مخارج اور تراکیب کے علاوہ صفاتِ حروف شامل ہیں، کا ایک مختصر خاکہ آئندہ کے صفحات (حصہ سوم) میں پیش کیا جاتا ہے۔ مخارج کے باب میں، مخارجِ حروف کے علاوہ غنّہ، مدّہ وغیرہ کے قاعدے بتلائے گئے ہیں۔ جب کہ تراکیبِ حروف کی تفصیل میں ادغام، اظہار، اخفاء یا تفخیم و ترقیق وغیرہ کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ صفاتِ حروف کے ضمن میں اس کے چند اہم ارکان کی تفصیل بھی درج ہے۔

Siddiqui Publications

یاد رہے کہ part-3 میں دیئے گئے تجوید کے تمام اصول از خود صحیح طور سے نہیں سیکھے جاسکتے۔ بلکہ اس کی درست ادائیگی کے لئے کم از کم ایک بار کسی استاد کی مدد لینا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل بھی بتایا گیا کہ تجوید کے یہ وہ شعبے ہیں جن کے صرف قاعدے جان لینے پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ ان کی باقاعدہ مشق بھی کرتے رہنا چاہیے۔

آخر میں اصولِ تجوید کی مشق کے لیے سیکشن 03.10 میں تین اہم پٹّیاں بھی دی گئی ہیں جو کہ اس تعلیم کی ابتدا کرنے والوں کے لیے نہایت فائدہ مند ہیں۔

Siddiqui Publications